مقالاتِ سلیم



مولانا چوھان سلیم اللہ سندھی

ڈائریکٹر مولانا عبیداللہ سندھی اکیڈمی



ناشر مولانا عبیداللہ سندھی اکیڈمی

انتساب !!

میں اپنی اس کتاب کو حیدرآباد شہر کی ہر دلعزیز شخصیت، پیر طریقت رہبر شریعت، استاذ العلماء حضرت مولانا
مفتی حبیب اللہ مدنی دامت برکاتہم العالیہ
نائب متہم جامعہ عربیہ مفتاح العلوم حیدرآباد کے نام منسوب کرتاہوں۔ جنہوں نےحیدرآباد شہر میں درس وتدریس ساتھ ساتھ خطابت، تزکیہ وسلوک کے میدان میں اہم خدمات سرانجام دی ہیں اور انتہائی قلیل عرصہ میں اللہ تعالٰی نےان کو بڑا مقام نصیب فرمایا ہے، دعا ہے کہ اللہ تعالٰی ان کے علم وعمل میں برکتیں نصیب فرمائے.
میں دعاگو ہیں کہ اللہ رب العزت حضرت مولانا مفتی حبیب اللہ مدنی دامت برکاتہم العالیہ کی عمر برکت عطا فرمائے آمین ثم آمین

فقط خاکپائے حضرت سندھی
ابو محمد چوھان سلیم اللہ
سندھی ۶۶۶۶

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر رحؒ سے وابستہ میری کچھ یادیں
اس دنیا میں پیدائش و وفات کا دستور قیامت تک جاری رہے گا، روزانہ سینکڑوں ہزاروں اور لاکھوں کی تعداد میں انسان پیدا ہوتے رہتے ہیں۔ اور اسی طرح لا تعداد انسان موت کی گھاٹ میں چلے جاتے ہیں۔ لیکن ہر ایک کا موت ایک جیسا نہیں ہوتا، بعض اموات ایسے ہوتے ہیں کہ جن کے جانے کے بعد ایک بڑا خال پیدا ہوجا تا ہے، جس خال کو بھرنے کے لئے صدیاں بیت جاتی ہیں، لیکن وہ خال پُر نہیں ہوسکتا۔ ایسی اموات میں مخدوم العلماء شفیق الامت حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر رحؒ کی موت بھی ایک ہے۔ حضرت والا بے شمار خوبیوں کے مالک تھے، آپ بیک کہنہ مشق مدرس تھے، مایہ ناز مصنف تھے، جامعۃ العلوم علامہ محمد یوسف بنور ی ٹاؤن کراچی کے رئیس و شیخ الحدیث تھے، عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے امیر تھے، وفاق المدارس العربیہ پاکستان کے صدر تھے، آپ بلا مبالغہ اپنے شیخ و استاذ محدث العصر حضرت مولانا محمد یوسف بنوری رحؒ کے ترجمان اور ان کے افکار و نظریات کے امین تھے، آپ فنا فی الشیخ تھے، حضرت والا کے علمی کمالات وخدمات پر اہل علم و اہل قلم ضرور لکھیں گے۔

احقرراقم الحروف حضرت والا کے متعلق کچھ یادیں لکھنے کی جسارت کر رہاہوں۔
حضرت والا سے بندہ کا عرصہ دراز سے تعلق رہا ہے۔ حضرت والا سے میری پہلی ملاقات غالبا ۲۰۰۳ کو ہوئی تھی۔ بندہ نے حضرت سے عرض کیا کہ حضرت آپ کے کتب کا سندھی ترجمہ کرنے کا ارادہ ہے، حضرت بہت خوش ہوئے اور اسی وقت ہی مجھے اپنے کتب 'چند اہم اسلامی آدب" اور" محبۃ النبیﷺ"عنایت فرمادئے ساتھ ہی اس پر یہ رقم فرمایا" مولانا سلیم اللہ چوہان صاحب کے لئے ہدیہ اور سندھی ترجمہ کرنے اس کی اشاعت کی اجازت ہے"۔
الحمدللہ چند اہم اسلامی آداب کا سندھی ترجمہ کیا، جس کو حیدرآباد کے مشہور اشاعتی ادارے " یادگار پبلشر حیدرآباد" نے شایع کیا۔
جب یہ کتاب چھپ گئ تو میں حضرت کی خدمت میں کتاب ساتھ لے کر حاضر ہوا، حضرت نے بندہ کو ڈھیروں دعاؤں کے ساتھ ایک لفافہ بھی ہاتھ میں تھمادیا، جس میں کچھ رقم تھی۔
اس کے علاوہ حضرت کی کتاب محبۃ النبیﷺ کا بھی سندھی ترجمہ کیاہے، جس کو میں نے جامعہ فاروقیہ کے ترجمان رسالہ ماہنامہ

سندھی" میں شایع کروایا۔ یہ کتابچہ ماہنامہ الفاروق سندھی میں قسط وار شایع ہوا، اب اس کو مستقل کتابچہ کی صورت میں شایع کرنے کا بھی ارادہ ہے۔ بہرحال بندہ جب بھی کراچی جاتا تھا، حضرت کی خدمت میں ضرور حاضری دیتا تھا۔ حضرت جی بے پناہ محبتوں اور شفقتوں سے ملتے تھے۔

اس کے علاوہ حضرت کی دینی و ملی خدمات بندہ نے سندھی میں ایک کتابچہ بنام حضرت مولانا **عبدالرزاق اسکندر تعارف سندس دینی تبلیغیءَ تصنیفون خدمتون**
(حضرت مولانا عبدالرزاق اسکندر تعارف، ان کی دینی تبلیغی اور تصنیفی خدمات) ترتیب دیا تھا، جس کو بندہ نے اپنے مدرسہ، مدرسہ عربیہ دارالتعلیم حمادیہ راجو گوٹھ ضلع شکارپور کی طرف سے شائع کیا تھا، جو کہ حضرت کی خدمت میں بھی پیش کرکے حضرت سے دعائیں لی۔

مفکر اسلام کی رحلت
رئیس العلماء، استاذالعلماء، جید عالم دین، محقق العصر، مناظر اسلام، مفکر اسلام، مصنف، محقق، عالم فاضل، حضرت مولانا

علامہ ڈاکٹر خالد محمودؒ ۲۰ رمضان المبارک ۱۴۴۱ ہجری الموافق مئی ۲۰۲۰ بروز جمرات انگلنڈ میں انتقال فرماکے اپنے رب کے حضور میں پیش ہوگئے۔

حضرت والا بڑے پایہ کے مصنف تھے، آپ کے افکار، خیالات اور علمی و فکری معیار بلند مرتبہ کا تھا۔ آپ نے جن اساطین علم کے ساتھ مل کر باطل کے علمی و قلمی محاذ کیا تھا، ان میں سے مناظر اسلام محافظ ناموس رسالت وکیل صحابہ حضرت الاستاذ حضرت مولانا محمد عبدالستار تونسوی ؒ، مناظر اسلام حضرت مولانا دوست محمد قریشیؒ، حضرت مولانا سید نورالحسن بخاریؒ جیسے محقق العلماء کی ٹیم شامل تھی، اس ٹیم میں رئیس العلماء، محقق العصر، مناظر اسلام، مفکر اسلام، حضرت مولانا علامہ ڈاکٹر خالد محمودؒ کا بھی نمایاں کردار شامل تھا۔ حضرت والا جب کا لاہور میں قیام تھا، ان دنوں میں آپ سول سیکریٹریٹ کے خطیب رہے، اور تنظیم اہل سنت سے وابستہ بھی رہے۔

آپ بلامبالغہ عالم اسلام کی عبقری شخصیت تھے، تقریبا پون صدی تک انہوں نے دین اسلام کی علمی، تبلیغی، تصنیفی، تعلیمی خدمات سرانجام دی ہے

حضرت والا نہایت ہی شفیق تھے۔ بندہ کی حضرت سے ملاقات تو نہ ہوسکی، البتہ ایک مرتبہ فون پر بات ہوئی تھی، جب حضرت والا برطانیہ میں تھے۔ بندہ نے عرض کیا کہ حضرت آپ نے ایک مضمون امام انقلاب حضرت مولانا عبیداللہ سندھی کے دفاع میں لکھا ہے، جس کا عنوان تھا "امام انقلاب مولانا عبیداللہ سندھیؒ آخر دم تک فکر ولی اللھی اور دیوبند کی عقیدت میں" جوکہ ماہنامہ الخیر ملتان میں شایع ہوا ہے۔ جس کا بندہ سندھی میں ترجمہ کرنا چاہ رہا ہے۔ حضرت بھت خوش ہوئے اور ڈھیروں دعائوں سے نوازا، الحمدللہ! وہ مضمون سندھ کے مختلف رسائل ماہنامہ الفاروق سندھی کراچی، ماہنامہ شریعت سکھر میں شایع ہوا۔

حضرت علامہ بہترین مصنف تھے، علامہ صاحب کا زیادہ تر کام رد مذاہب پر تھا،دلائل و براہین کے بادشاہ تھے، تحریر و تقریر کا منہج اور اسلوب کے ماہر تھے۔علماء دیوبند کے فکر و فلسفہ کے امین تھے۔

آپ کی وفات پر جو خال پیدا ہوا ہے، وہ برسوں پر ہونا مشکل ہے الا ماشاء اللہ

بھرحال حضرت کی وفات پر ایک فقیر کی قلم سے نکلے ہوئے

یہ جملے بطور تاثرات کے لکھ کر خریداران یوسفؑ میں شامل ہونے کی ادنٰی سی کوشش ہے۔ اللہ رب العزت حضرت والا کے درجات کو بلند فرماکر جنت الفردوس میں اعلٰی مقام و مرتبہ عطا فرمائے آمین

خاپائے حضرت سندھیؒ (امام انقلاب حضرت مولانا عبیداللہ سندھیؒ)

ابو محمد چوہان سلیم اللہ سندھی

ڈائریکٹر حضرت مولانا عبیداللہ سندھیؒ اکیڈمی راجو گوٹھ تحصیل لکھی غلام شاہ ضلع شکارپور

۲۶ محرم الحرام ۱۴۴۲ ھ

20ء20 /9 /15



حضرت جلال پوری شہید رحہ سے وابستہ میری کچھ یادیں

ابو محمدچوہان سلیم اللہ سندھی ڈائریکٹر مولانا عبیداللہ سندھی اکیڈمی راجو گوٹھ ضلع شکارپور

حضرت علامہ و مولانا مفتی سعید احمد جلاپوری شہید رحہ جیسا نام سعید تھا، ویسے ہی سعید تھے۔ آپ مظبوط و مستند عالم دین تھے،کئی کتب کے مصنف تھے، متصوف بزرگ تھے، آپ شہید اسلام حضرت علامہ و مولانا محمد یوسف لدھیانوی رحہ کے فیض یافتہ تھے، اپنے پیر و شیخ شہید اسلام حضرت علامہ و مولانا محمد یوسف لدھیانوی رحہ کے صحیح جانشین و امین تھے، اس کے علاوہ آپ ہفت روزہ ختم نبوت کراچی اور ماہنامہ بینات کراچی کے مدیر تھے۔ اور روزنامہ جنگ کراچی و ہفت روزہ ختم نبوت کراچی میں آپ کے سوال کے جواب لکھتے رہتے تھے۔

بندہ کی حضرت اقدس حضرت علامہ و مولانا مفتی سعید احمد جلال پوی شہید رحہ کئی ملاقاتیں ہوئی تھی۔ حضرت سے سب سے پہلی ملاقات غالبا ۲۰۰۸ء میں جب بندہ آئینہ قادیانیت کا سندھی ترجمہ کر رہا تھا۔ وہ پہلی ملاقات اب

اب تک نہیں بھولا وہ ملاقات بھی عجیب تھی۔ ایک مرتبہ والا کی خدمت میں حاضر ہوا تھا، جبکہ حضرت والا ختم نبوت کے دفتر میں باہر تشریف فرماتھے، عین اسی وقت ایک مولوی صاحب آئے جن {نام مجھے معلوم نہیں} جو جامعۃالعلوم الاسلامیہ علامہ بنوری ٹائون میں تخصص فی الفقہ میں داخلا لیا چاہتا تھا۔ وہ مولوی صاحب اپنا نام بتائے بغیر اپنی فون حضرت کو دی اور کہا کہ حضرت! مفتی حبیب اللہ صاحب سے بات کریں۔ جبکہ حضرت اس وقت کچھ حضرات سے مصروف تھے،

حضرت والا نے اس مولوی صاحب کے اس رویہ پر اس کو ڈاٹ ڈپٹ کی اور فرمایا کہ بھائی آپ پہلےاپنا نام تو بتا ئو نا کہ آپ کون ہو اور کہا سے آئیں ہیں کیاکام ہے۔ پھر اس مولوی صاحب نے بتا یا کہ حضرت مجھے جامعۃ العلوم علامہ بنوری ٹائون میں درجہ تخصص میں داخلا لینا ہے، حضرت نے اس کو سمجھایا کہ بھائی پہلے کم از کم اپنا تعارف کرانا چاھیے،بعد میں کام کی بات کیا کریں۔ حضرت نے اس مولوی صاحب کو اپنے لیٹر پیڈ پر جامعہ کے ناظم تعلیمات کے نام ایک خط لکھ دے دیا۔

بندہ بھی وہیں موجود تھا، حضرت نے بندہ سے پوچھا کہ آپ کیسے آئے ہو؟ میں نے عرض کیا کہ حضرت فقط آپ کی زیارت کے لئے آنا ہوا ہے۔ اور میں ساتھ ہی یہ عرض کیاکہ بندہ آئینہ قادیانیت کا سندھی ترجمی کر رہا ہے۔ میں نے سندھی ترجمہ بھی حضرت کو دکھایا، میں نے آئینہ قادیانیت کا سندھی ترجمہ "قادیانیت جو اصلی روپ" [قادیانیت کا اصلی روپ] حضرت نے فرمایا :"جزاکم اللہ احسن الجزاء" حضرت نے بہت ساری دعائون سے نوازا، اس کے بعد حضرت نےبندہ کے ماتھے پر بوسہ دیا۔ ساتھ ہی یہ بھی فرمایا کہ بھائی آئینہ قادیانیت کا سندھی ترجمہ 'قادیانیت جو اصلی روپ" [قادیانیت کا اصلی روپ] صحیح نہیں۔ وہ منظر آج تک میرے سامنےگھومتا پھتر تارہتا ہے۔ اس کے بعد حضرت کی خدمت حاضر ہوتا رہتا تھا، بلکہ حضرت کی شہادت سے دو چار دن پہلے ملاقات ہوئی، حضرت کو عرض کیا کہ بندہ شہید اسلام حضرت علامہ و مولانا محمد یوسف لدھیانوی رحہ کے مشہور زمانہ کتاب" عصر حاضراحادیث کی نظر میں" کا سندھی کر ہاہوں تب بھی حضرت نے ڈھیر ساری دعائوں سے نوازا، اور حضرت نے مکمل ترجمہ کرنے کو بھی کہا تھاکہ ترجمہ مکمل کرو اس کی مناسب اشاعت کریں گے۔

مذکورہ کتاب" عصر حاضر احادیث کی نظر میں" کا سندھی کر چکا ہوں۔ لیکن اس کی اب تک اشاعت نہیں ہو سکی۔ حضرت ہوتے تو کب سے کتاب منظر عام پر آچکی ہوتی، لیکن اب تک یہ کتاب اشاعت کے منتظر ہے۔ حضرت کے کتابچہ " راہبر کے روپ میں رہزن" کا بھی بندہ سندھی میں ترجمہ کیا ہے۔ یہ کتاب حضرت کو بھی دکھایا تھا۔ اس وقت اپنی مسجد شادمان ٹائون میں اعتکاف میں تھے، حضرت نے"جب راہبر کے راہزن روپ" کا سندھی ترجمہ دیکھا تو بہت خوش ہوئے، بندہ کو ایک لفافا بھی دیا تھا، جس میں حضرت نے کچھ رقم بطور ہدیہ دی تھی۔ یہ حضرت والا کا بندہ کی ہمت و حوصلہ افزئی کرنے کا بے مثال طریقہ تھا۔

اس کے علاوہ ایک مرتبہ حضرت سے بندہ اپنے مدرسہ، مدرسہ عربیہ دارالتعلیم حمادیہ راجو گوٹھ تحصیل لکھی غلام شاہ ضلع شکارپور کے حوالے عرض کیا کہ حضرت تصدیق اور مخیر حضرات کے نام شفارسی ایک خط لکھ دیں، حضرت نے اسی ہی وقت تصدیق اور ایک خط لکھ دیا۔اس تصدیق اور خط میں حضرت نے کمال شفقت و محبت کے دریا بھا دئے۔ مطلب یہ کہ حضرت علامہ و مولانا مفتی سعید احمد جلاپوری شہید رحہ تمام اعلیٰ خوبیوں کے صاحب تھے،

جو بھی حضرت والا کی خدمت میں حاضر ہوتے تھے تو حضرت سے ڈھیروں دعائیں لے کر واپس لوٹتا تھا، کہ جس طرح حضرت علامہ و مولانا مفتی سعید احمد جلاپوری شہید رحہ تمام اعلیٰ خوبیوں کے صاحب تھے، اسی طرح حضرت کے خلفاء و جانشین میں حضرت مولانا محمد اعجاز مصطفٰی بھی اعلیٰ کمالات و خوبیوں کے مالک ہیں، اور حضرت کی جانشینی کا حق ادا کر رہیں۔ میری دلی دعا ہے کہ اللہ رب العزت حضرت علامہ و مولانا مفتی سعید احمد جلاپوری شہید رحہ کے خلیفہ اجل حضرت مولانا محمد اعجاز مصطفٰی دامت برکاتہم العالیہ کو نظر بد سے محفوظ فرمائے آمین۔

حضرت الاستاذ قاری خلیل احمد بندھانیؒ

احقر راقم الحروف نے حضرت الاستاذ قاری خلیل احمد بندھانیؒ کی زندگی پر ایک مضمون لکھا تھا، جو کہ ماہنامہ الفاورق سندھی کراچی میں رمضان المبارک 1436 ھ مطابق جون 2015ء کوشائع ہوا تھا، اسی مضمون کو کچھ ترمیم و اضافے کے ساتھ اردو ترجمہ ہدیہ قارئین پیش خدمت ہے (سلیم)

حضرت مولانا خلیل احمد بندھائیؒ

یہ دنیا ہے، کوئی آئے گا، کوئی جائے گا۔ اس دنیا کے جہان میں جو بھی آیا ہے، وہ ضرور ایک نہ ایک یہاں جائے گا، یہ دنای کا دستور قیامت تک جاری رہے گا۔ البتہ کچھ اموات ایسے ہوتے ہیں، جن کے چلے جانے سے یہ دنیا کا جہان بلکل ویران ہوجاتاہے، ایسے ہی اموات میں سے میرے محسن، میرے مربی اور میرے استاذ حضرت مولانا قاری خلیل احمد بندھائیؒ کی موت ہے، حضرت کے چلے جانے سے جو خلا سکھر شہر میں پیدا ہوا ہے، وہ خلا ہی رہ گیا ہے۔

جیسا کہ حضرت قاری صاحب اب اس دنیا میں نہیں رہے، البتہ ان کا فیض جاری و ساری ہے، تا قیامت جاری رہے گا۔ ان شاء اللہ حضرت قاری صاحب اپنے کردار، افکار صالحہ، دینی، تعلیمی، تدریسی، تبلیغی اور سماجی خدمات کی وجہ سے اب بھی وہ ہماری دلوں میں زندہ ہیں۔ آپ سکھر شہر کی مرکزی جامع مسجد کے خطیب، جامعہ اشرفیہ سکھر کے ناظم اعلیٰ اور شیخ الحدیث بھی تھے۔ آپ اپنی ذات میں انجمن تھے، ایک ادارہ تھے، ایک تحریک کام تھے، اپنے کردار میں صاف و شفاف تھے، حق گوبے باک اور نڈر خطیب تھے۔ آپ بلا مبالغہ سکھر شہر

کی مرکزی حیثیت کے مالک تھے، آپ صحیح معنوں میں اپنے شیخ و مربی اور استاذ شیخ القرآن حضرت مولانا غلام اللہ خانؒ کے فکر کے ترجمان و امین تھے۔

حضرت الاستاذ قاری خلیل احمد بندھانیؒ صاحب اپنی تعلیم کا آغازاپنے والد ماجد حضرت قاری رحیم بخش بندھانیؒ کے ہاں کیا تھا۔ مزید حصول تعلیم کے لئے جامعہ اشرفیہ سکھر میں داخلا لیا۔ جہاں حضرت مولانا محمد احمد تھانویؒ کے ہاں پڑھے، جہاں حضرت قاری صاحب نے ہدایۃ النحو تک پڑھے، اس کے بعد شیخ القرآن حضرت غلام اللہ خانؒ کی خدمت میں ان کے قائم کردہ دینی ادارے دارالعلوم تعلیم القرآن راجہ بازار راولپنڈی میں داخلا لیا۔

جہاں شرح جامی تک پڑھے۔ قرائت قاری محمد افضل تلہ گنگ کے ہاں پڑھی۔ ۱۹۶۶ء میں حضرت مولانا منظور احمد چنیوٹی کے ہاں فاضل عربی کی۔ ۱۹۶۷ء میں مدرسہ عربیہ فقیر والی ضلع بھاولنگر میں داخلا لیا، جہاں وقت کے محدث، یگانہ روزگار شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالقدیر تلمیذ رشید مولانا انور شاہ کشمیریؒ کے ہاں پڑھے۔ اس کے بعد آپ نے محدث الکبیر حضرت مولانا محمد یوسف بنوریؒ کے قائم کردہ دینی ادارے جامعۃ العلوم الاسلامیہ بنوری ٹاؤن کراچی میں ۱۹۶۸ء دورہ حدیث پڑھ کر تکمیل کی سند حاصل کی۔

حضرت قاری صاحب کے مشہور اساتذہ میں نے محدث الکبیر حضرت مولانا محمد یوسف بنوریؒ، مفتی اعظم پاکستان حضرت مولانا ولی حسن ٹونکیؒ، حضرت مولانا محمد ادریس میرٹھیؒ، حضرت مولانا فضل احمد سواتیؒ، حضرت مولانا سید مصباح اللہ شاہؒ، حضرت مولانا بدیع الزمان شامل ہیں۔

حضرت قاری صاحب بحیثیت استاد

آپ ایک طرف سکھر کی مرکزی جامع مسجد کے امام و خطیب تھے، دوسری طرف آپ سکھر شہر کے ایک بڑے ادارے جامعہ اشرفیہ کے ناظم اعلیٰ اور شیخ الحدیث کے منصب پر فائز تھے، اس کے ساتھ ساتھ تبلیغی خدمات بھی ادا کرتے رہے۔
حضرت قاری صاحب فراغت کے بعد تین سال مسلسل اپنے مادر علمی دارالعلوم تعلیم القرآن راجہ بازار راولپنڈی میں اپنے استاد کی نگرانی و سرپرستی میں تعلیمی و تدریسی خدمات دیتے رہے، حضرت قاری صاحب اپنے والد ماجد قاری رحیم بخش کی وفات کے بعد راولپنڈی کو الوداع کر کے سکھر کو ہی اپنے تعلیمی، تدریسی، تبلیغی اور سماجی خدمات کا مرکز بنایا۔ حضرت قاری صاحب کہنہ مشق اور شفیق استاذ تھے، اپنے شاگردوں سے بے پناہ محبت و پیا رکیا کرتے تھے، اپنے تمام شاگردوں کو اپنی اولاد کی طرح سمجھتے تھے، مشکل

وقت میں اپنے شاگردوں کی مالی امداد بھی فرماتے تھے، شاگردوں کی ہر وقت رہنمائی فرماتے تھے۔ احقر راقم الحروف جب نوری آباد پڑھاتا تھا، حضرت قاری صاحب احقر کو خدمت کا موقع عنایت فرماتے تھے،

جب میں نوری آباد کو چھوڑ کر اپنے گاؤں میں حضرت والد ماجد کے قائم کردہ دینی ادارے مدرسہ عربیہ دارالتعلیم حمادیہ میں بھی حضرت قاری صاحب کا بھرپور تعاون رہتا تھا۔ ایک مرتبہ میں نے حضرت قاری صاحب کون کیا کہ حضرت! آج بندہ آپ کی خدمت عالیہ میں حاضر ہوکر آپ کے بیان سے مستفید ہونا چاہ رہا ہوں، حضرت نے کمال محبت وشفقت میں جواب دیا کہ بیٹا آج میں آپ کا بیان سننا چاھتاہوں۔ اتنے شفیق تھے حضرت قاری صاحب۔میرے والد ماجد محب علماء، پروانہ جمعیۃ صوفی خدابخش چوہان جب بھی حضرت قاری صاحب کی خدمت تشریف فرماہوتے تو حضرت والد ماجد اپنا یوں تعارف کراتے ''کہ: حضرت میں مولوی سلیم اللہ چوہاں کا والد ''ہوں توحضرت قاری صاحب والد ماجد صاحب سے بے پناہ محبت و شفقت کے انداز سے بات کرتے، اور فرماتے مولوی سلیم اللہ چوہان جس طرح آپ کا بیٹا ہے،

اسی طرح وہ میرا بھی بیٹا ہے۔ جب حضرت قاری صاحب کے انتقال کی خبر والد ماجد کو پڑی تو انتہائی غم زدہ ہوئے۔

حضرت قاری صاحب اپنے استاذ کے فکرامین تھے:

حضرت الاستاذ قاری خلیل احمد بندھانیؒ اپنے استاد محترم، شیخ القرآن حضرت مولانا غلام اللہ خانؒ کے فکر امین تھے، ان کے فکر کو پھلانے والے تھے، ان کے فیض کو عام کرنے والے تھے، ان کے نقش قدم پر چلنے کی بھرپور کوشش کرتے تھے، رنگ ڈھنگ، چال ڈھال میں طریقہ تدریس ہو یا طرز استدلال ہو، اپنے استاد کے نقش قدم پر چلتے تھے۔

حضرت الاستاذ بے مثال خطیب تھے:

حضرت الاستاذ قاری خیل احمد بندھانی رحہ جس طرح درس و تدریس مُن اپنا لوہا منواچکے تھے، جامعہ اشرفیہ سکھر کی در و دیوار اس بات کی شاہد ہیں، جب حضرت قاری صاحب اپنی مسند پر جلوہ افروز ہوکرطلبہ کو پڑھاتے تھے، اسی طرح حضرت قاری صاحب بے مثال خطیب تھے، ان کی خطابت میں توحید کے ترانے ہوا کرت تھے، جامع مسجد بندر کا ممبر حضرت قاری صاحب کی خطابت کا شاہد ہے، جہاں حضرت قاری کی خطابت کے جوہر نمودار

ہوا کرتے تھے۔

حضرت الاستاذ قاری صاحب دینی

مدارس کے ہمدرد:

حضرت الاستاذ قاری صاحب جس طرح دوسری نے شمار خوبیوں کے مالک تھے، اسی طرح وہ دینی مدارس کے ہمدرد اور محسن تھے۔ جب بھی دینی مدارس پر کوئی مشکل وقت آتا تھا تو حضرت قاری صاحب سر فہرست ہوا کرت تھے، بلکہ آپ دینی مدارس کی حفاظت کے لئے سیسہ پلائی دیوار بن جاتے تھے، جب تک کوئی خوشگوار فضا قائم نہیں ہوتی تو تب تک حضرت الاستاذ خاموش نہیں بیٹھتے تھے۔ اس کے علاوہ حضرت االاستاذ کی جاری کردہ دینی مدارس کے لئے مالی تعاون کا موجب ہوا کرتی تھی۔

حضرت الاستاذ قاری صاحب بے شمار خوبیوں کے مالک تھے، سخی تھے، فیاض تھے، ایک مرتبہ میں نے حضرت الاستاذ قاری صاحب کو عرض کیا کہ حضرت مجھے حضرت داد استاد شیخ القرآن حضرت مولانا غلام اللہ خانؒ کی تفسیر جواہر القرآن عنایت فرمائیں،

حضرت الاستاذ قاری صاحب نے بازار سے خرید فرماکر عنایت کیا۔ جس پر لکھ دیا: 'ہدیہ برائے مولانا سلیم اللہ چوہان منجانب قاری خلیل احمد بندھانی خطیب جامع مسجد سکھر ١٩ صفر ھجـ١٤٣٠ مطابق ١٢ فروری ٢٠٠٩

مولانا ڈاکٹر محمد اسعد تھانوی ایک شخصیت

احقر راقم الحروف نے اپنی کتاب سندھ '' جا سپوت ''میں عالمی لیول کے مذہبی اسکالر حضرت مولانا ڈاکٹر محمد اسعد تھانوی دامت برکاتہم العالیہ پر تعارفی سوانحی خاکہ لکھا ہے، جو کہ شائع ہو کر منظر عام پر بھی آگئی ہے۔ مناسب معلوم ہوتا ہے کہ میں اپنی اسی کتاب سے حضرت کا تعارف ماہنامہ ''الاشرف'' کے قارئین کیلئے پیش کروں۔

ممتاز مذہبی اسکالر بڑے عالم دین سکھر شہر کے بڑے ادارے جامعہ اشرفیہ سکھر کے مہتمم، باہمت باحوصلہ عالم دین کا تعارف پیش خدمت ہے۔

نام ونسب: حضرت مولانا ڈاکٹر محمد اسعد تھانوی بن حضرت مولانا محمد احمد بن سعید احمد فاروقی تھانوی ١٩٤٦ء کانپور ہندوستان میں پیدا ہوئے ١٩٤٧ میں ان کے والد گرامی

حضرت مولانا محمد احمد تھانویؒ اپنے خاندان سمیت ہندوستان سے ہجرت کرکے پاکستان کے شہر سکھر میں آئے اور سکھر کو ہی اپنا وطن بنایا۔

تعلیم و تربیت

حضرت مولانا ڈاکٹر محمد اسعد تھانوی صاحب نے اپنے تعلیمی سفر کا آغاز مدرسہ عثمانیہ موچی بازار سکھر سے شروع کیا، یہ مدرسہ ان کے والد ماجد کا قائم کردہ تھا، جس میں تقریباً ۲۲ پارے قرآن پاک کے قاری نور محمد، حافظ امیر احمد، حافظ فتح محمد کے پاس حفظ کئے اس کے بعد جامعہ اشرفیہ سکھر میں بقیہ پارے ۱۹۵۷ء میں پورے کرکے حفظ مکمل کیا، فارسی وعربی کی تعلیم موقوف علیہ تک جامعہ اشرفیہ سکھر میں حاصل کی، ۱۹۶۴ء میں جامعہ اشرفیہ لاہور تشریف لے گئے، دورہ حدیث شریف شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد ادریس کاندھلویؒ، حضرت مولانا رسول خان ،حضرتؒ مولانا فیض علی شاہ، حضرت مولانا عبیداللہ، حضرت مولانا جمیل احمد تھانوی، مولانا عبدالرحمن اشرفی (نوراللہ مرقدہم) جیسے جبال علم کے پاس پڑھا اور سند فراغ حاصل کی۔

مولانا ڈاکٹر محمد اسعد تھانوی بحیثیت مصنف

آپ کی دینی علوم کی فراغت کے بعد مختلف دینی امور کے فرائض سرانجام دیتے ہوئے ساتھ ساتھ تصنیف اور کالم نگاری پر خوب توجہ ہے اس میدان میں اپنی خداداد صلاحیت کا خوب لوہا منوایا ہے، مختلف روزناموں اور ماہناموں میں آپ کے مضامین چھپتے رہتے ہیں اور داد وصول کررہے ہیں، اسی طرح آپ نے حجتہ الاسلام حضرت مولانا محمد قاسم نانوتوی (نوراللہ مرقدہ) کی زندگی مبارک پر پی ایچ ڈی مشہور عالم دین و محقق حضرت مولانا عبدالرشید نعمانی کی سربراہی ونگرانی میں مکمل فرماکر ڈگری حاصل کی، ان کی تصنیفی وتالیفی خدمات میں نمایاں حیثیت کا حامل شیخ الحدیث، واستاذ الکل حضرت مولانا محمد ادریس کاندھلویؒ کی تقریر بخاری کا املاء کرنا ہے۔ اور وہ تحریر فرماتے ہیں کہ میں نے ۱۳۸۳ھ بمطابق ۱۹۶۴ء میں دورہ حدیث لاہور جامعہ اشرفیہ سے مکمل کیا اور بخاری شریف اس زمانے میں مشہور ومعروف عالم مفسر ومحدث حضرت مولانا محمد ادریس کاندھلویؒ جو کہ برصغیر کے مشہور محدث ومفسر تھے، میں نے ان کی تقریر قلمبند کی تھی اور اب میں سال ۲۵ کے بعد اللہ تعالٰی کے فضل وکرم سے مرتب کرکے شائع کررہا ہوں تاکہ تشنگان علم حدیث وشائقین حدیث اور بخاری شریف پڑھنے والوں کو فائدہ ہو۔

میں نے اس کتاب میں صفحہ کی شروع میں متن حدیث
دوسرے حصہ میں حدیث شریف کا ترجمہ، اور تیسرے حصہ میں میری قلمبند کی ہوئی تقریر ہے، جو میں نے دوران درس املاء کی تھی، اور چوتھے حصہ میں اپنی طرف سے بعض الفاظ کے معانی اور بعض راویوں کا تعارف اور حدیث کا مفہوم سمجھانے کیلئے ☆ کے ذیل میں تفصیل لکھی ہے جہاں استاد صاحب کی تقریر، ذکر کی ہے وہاں تاریخ بھی لکھ دی ہے کہ فلاں تاریخ کو سبق ہوا اور تعطیل اور بیماری والا یا کسی مجبوری کے پیش نظر سبق میں حاضر نہ ہوسکنے کی وجہ سے لکھ نہ سکا تو اس سبق کو چھوڑ دیا ہے۔

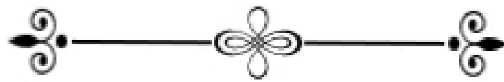
جو طالب علم یا عالم دین اس کتاب سے استفادہ کرے تو
میرے استاد کو ضرور دعاؤں میں یاد رکھے اور استاد کی تقریر نقل کرنے میں مجھ سے کوئی غلطی ہوئی ہو تو مجھے ضرور مطلع کرے اور غلطی کو میری غلطی سمجھے، میری دعا ہے کہ اللہ تبارک وتعالٰی اس ناچیز کی خدمت کو قبول ومنظور فرمائے اور والدین اور خاندان کیلئے ذریعہ نجات بنائے آمین۔

خادم طلبہ جامعہ اشرفیہ سکھر ۲ جمادی الاولیٰ۱۴۴۱ھ بمطابق ۸۲ جنوری ۲۰۲۰ء

اس علمی سرمایہ کی پہلی جلد چھپ چکی ہے دوسری اور تیسری اشاعت کے مراحل میں ہے،

قارئین سے دعاؤں کی درخواست ہے اللہ تبارک وتعالیٰ جلدی اس کو پایہ تکمیل تک پہنچائے۔

ماشاء اللہ حضرت تھانوی صاحب ۱۹۷۴ سے ادارہ کا اہتمام بحسن خوبی چلارہے ہیں آپ نے جامعہ کو علمی اور تعمیری لحاظ سے عروج پر پہنچایا ہے، جو کہ ان کی ہمت واستقامت کی مثال ہے آپ عرصہ سال ۴۰ سے مرکزی عید گاہ میں عید کی نمازوں کے فرائض انجام دیتے آرہے ہیں آپ کو بیعت کا شرف حکیم الامۃ حضرت مولانا اشرف علی تھانویؒ کے خلیفہ / عارف باللہ حضرت ڈاکٹر عبدالحئی عارفی سےؒ حاصل ہے۔



مولانا مفتی عبد الباری
تعارف، حیات و خدمات

پیر طریقت، رہبر شریعت، مدرس، جامع مسجد اللہ والی سکھر کے خطیب و امام، ادارہ الفرقان کے مھتمم، سکھر شھر کی مرکزی حیثیت کے مالک، بھت سی کتابوں کے مصنف۔

نام و نسب

مولانا مفتی عبد الباری بن مولانا محمد فاروق ۱۹۷۶ سکھر باغحیات علی شاھ میں پیدا ہوئے۔

تعلیم و تربیت

ابتدائی تعلیم ناظرہ قرآن کریم اور حفظ سکھر شہر کے مختلف اساتذہ کرام کے پاس پڑہی۔عصری تعلیم ہائیر سیکنڈری اپنے آبای شہر سکھر میں پڑہی درس نظامی کی تعیلم حاصل کرنے کیلئے اپنے والد صاحب کے حکم پر فیصل آباد کے مشھور و معروف دینی ادارہ جامعہ امدادیہ میں داخلہ لیا، تعلیم حاصل کرنے کے ساتھ ساتھ اپنے والد گرامی کے خلیفے حضرت مولانا مفتی محمد طیب کی صحبت و تربیت زیرِ سایہ رہے، فیصل آباد میں تعلم حاصل کرنے کے دوراں ممتاز طالب عالم کی حیثیت سے بھترین کارکردگی رہی، اسی مدرسہ میں شروع سے لیکر اخیر تک پڑہے اور درس نظامی کا تمام کورس اسی ایک ہی مدرسہ میں پڑہا۔

جامعہ امدادیہ فیصل آباد میں تمام علوم کی تکمیل کر کے ۱۹۹۷ع میں دورہ حدیث پڑہ کر سند یافتہ عالم بن گئے۔ اساتذہ میں ولی کامل حضرت مولانا مفتی نذیر احمدؒ شیخ الحدیث و مھتمم جامعہ امدادیہ، حضرت مولانا مفتی محمد طیب، حضرت مولانا مفتی محمد مجاھد شہیدؒ، حضرت مولانا مفتی عبد الشکور ترمذیؒ، حضرت مولانا مفتی محمد امین اوکاڑویؒ شامل ہیں۔ درس نظامی کی تکمیل کرنے کے بعد پہر تخصص فی الفقہ الاسلامی والقضاء کیلیۓ پاکستان سے جنوبی افریقہ کا سفر کیا اور محدث کبیر حضرت مولانا علامہ محمد یوسف بنوریؒ کے لائق فائق شاگرد مفتی اعظم جنوبی افریقہ حضرت مولانا مفتی رضاء الحق کی زیرِ نگرانی میں فتویٰ کا کورس کیا۔ مفتی کے کورس سے فراغت حاصل کرنے کے بعد جنوبی افریقہ میں دین کی خدمت کیلئے اصرار کیا گیا، لیکن ان دنوں میں مفتی صاحب کے والد گرامی حضرت مولانا محمد فاروقؒ دارِ فانی سے رحلت فرماگئے تھے، مفتی صاحب اپنی والدہ ماجدہ کے حکم پر جنوبی افریقہ کو چھوڑ کر اپنے آبائی شہر سکھر میں اپنے والد کے روحانی فیض کے طلباء و سالکین کو وقت دینا ترجیح فرمایا۔ مقامی سطح پر بڑے بزرگان دین حضرت ڈاکٹر حفیظ اللہؒ، حضرت مولانا مفتی عبد الحکیمؒ، حضرت مولانا معین الدینؒ، حضرت مولانا محمد فاروقؒ کی وفات پر ایک بڑا خال

پیدا ہوگیا۔ مفتی صاحب نے اس خال کو پورا کرنے کیلئے مقامی لوگوں کو روحانی طور پہ سیراب کیا۔ اپنی والدہ کے حکم مطابق سکھر شہر میں دین کی خدمت کرنے پر برکت کا ایسا اثر ہوا کہ مقامی لوگوں کے ساتھ ساتھ بیرون ممالک جن میں جنوبی افریقہ انگلینڈ سعودی عرب فرانس انڈیا اور بنگلادیش تک امت مسلمہ مستفید ہورہی ہے۔

مفتی عبدالباری بحیثیت استاد

دینی تعلیم سے فراغت کے بعد سکھر شہر کی نہایت ئی قدیم دینی مسجد اللہ والی مسجد بندر روڈ سکھر ع٢٠٠٠ امام و خطیب جیسے عظیم منصب کی زمہ داری سنبھالی۔ امامت و خطابت کے ساتھ درس قرآن فہم دین اور عوام الناس کے شرعی مسائل کے حل کیلئے دن رات محنت کرتے رہے اس محنت اور جدوجھد کی وجہ سے کم وقت میں اسی مسجد میں ایک ادارے جامعہ ادارۃ الفرقان کی بنیاد ڈالی کم عرصہ میں یہ ایک عظیم الشان ادارہ بن گیا، جہاں درس نظامی کے ساتھ ساتھ تخصص فی الفقہ کی تعلیم بھی دی جاتی ہے، اسی مدرسہ میں ٤٠٠ سے زیادہ رہائشی اور غیر رہائشی طلباء زیرِ تعلم ہیں۔ اس کے علاوہ حضرت مفتی صاحب کی سرپرستی میں الفاروق انسٹیٹیوٹ ایجوکیشنل اور ووکیشنل گرلز کالیج باغ حیات علی شاہ میں پردہ کے ساتھ عصری و دینی تعلیم انتہائی بھترین نظام شھر سے بچیوں کیلئے ایک اعلیٰ قسم کا ادارہ ہے، جو کہ بورڈ کے

ساتھ منسلک ہے، ہر سال بہت سی بچیاں بورڈ کے امتحان میں اعلیٰ نمبروں کے ساتھ پاس ہوتی ہیں۔ مستقبل میں زیادہ جدوجھد اعلیٰ فکر کو مد نظر رکھتے ہوئے کافی منصوبے اور پراجیکٹ زیر غور ہیں، جس میں بچیوں کی طرح نوجوانان شہر کے لیئے کالج اور بچوں کے تعلیم و تربیت کیلئے بھتر اداروں کا قیام و مقصد ہے۔

مفتی عبدالباری بحیثیت مصنف

ایک طرف جامع مسجد اللہ والی کے امام و خطیب تو دوسری جانب جامعہ ادارہ الفرقان کے مھتمم اور بھترین مصنف بھی ہیں۔
یہاں ان کی تصنیفی خدمات کا مختصر جائزہ پیش کرتے ہیں۔
(1) فتوٰی دارالعلوم زکریا جلد اول
(تخصص الفقہ کے دوران اپنے استاد محترم حضرت مولانا مفتی محمد رضاء الحق کی فتوائوں کے مجموعے فتوٰی دارالعلوم زکریا جس کی ترتیب تحقیق و تخریج کا کام حضرت مفتی صاحب نے انتہائی بھترین انداز سے سر انجام دیا۔
(2 فھم دین کورس:
(یہ کتاب مفتی صاحب نے جب سکھر میں فھم دین کورس شروع کیا تو اس کیلئے ایک نصاب بنایا، جس میں عقائد و مسائل کے متعلق نہایت ہی جامع معلومات دی گئی ہے)

(3) فکر اصلاح:
(یہ کتاب اصل میں مفتی صاحب کی اصلاحی تقریر ہے، جس کو مفتی صاحب نے کتابی صورت میں شایع کروایا یہ ایک نہایت ہی بھترین جامع کتاب ہے)

(4) مقام دعا اور انداز نبوت:
(یہ کتاب اصل میں مفتی صاحب کی اصلاحی تقریر ہے جس کو بعد میں مفتی صاحب نے کتابی صورت میں شایع کروایا یہ ایک نہایت ہی بھترین جامع کتاب ہے)

(5) حاضری حرمین کے آداب:
(یہ کتاب اصل میں مفتی صاحب کی اصلاحی تقریر ہے جس کو بعد میں مفتی صاحب نے کتاب صورت میں شایع کروایا یہ ایک نہایت ہی بھترین جامع کتاب ہے)

(6) ہم جنس پرستی کی تباہ کاریاں:
(یہ کتاب اصل میں مفتی صاحب کی اصلاحی تقریر ہے جس کو بعد میں مفتی صاحب نے کتاب صورت میں شایع کروایا یہ ایک نہایت ہی بھترین جامع کتاب ہے)

(7) بارگاہ رسالت مآب:
(یہ کتاب اصل میں مفتی صاحب کی اصلاحی تقریر ہے جس کو بعد میں مفتی صاحب نے کتاب صورت میں شایع کروایا یہ ایک نہایت ہی بھترین جامع کتاب ہے)

(8) والدین کے حقوق:
(یہ کتاب اصل میں مفتی صاحب کی اصلاحی تقریر ہے جس کو بعد میں مفتی صاحب نے کتاب صورت میں شایع کروایا یہ ایک نہایت ہی بھترین جامع کتاب ہے)

(9) پاکستان سے محبت:
(یہ کتاب اصل میں مفتی صاحب کی اصلاحی تقریر ہے جس کو بعد میں مفتی صاحب نے کتاب صورت میں شایع کروایا یہ ایک نہایت ہی بھترین جامع کتاب ہے)

(10) زنا کے قریب بھی نہ جائیں:
(یہ کتاب اصل میں مفتی صاحب کی اصلاحی تقریر ہے جس کو بعد میں مفتی صاحب نے کتاب صورت میں شایع کروایا یہ ایک نہایت ہی بھترین جامع کتاب ہے)

(11) خوش نصیب تاجر:
(یہ کتاب اصل میں مفتی صاحب کی اصلاحی تقریر ہے جس کو بعد میں مفتی صاحب نے کتاب صورت میں شایع کروایا یہ ایک نہایت ہی بھترین جامع کتاب ہے)

(12) بدعت ایک مہلک گناہ ہے:
(یہ کتاب اصل میں مفتی صاحب کی اصلاحی تقریر ہے جس کو بعد میں مفتی صاحب نے کتاب صورت میں شایع کروایا یہ ایک نہایت ہی بھترین جامع کتاب ہے)

(13) اتباع سنت کا مدار نجات:
یہ کتاب اصل میں مفتی صاحب کی اصلاحی تقریر ہے جس کو بعد میں مفتی صاحب نے کتاب صورت میں شایع کروایا یہ ایک نہایت ہی بھترین جامع کتاب ہے)

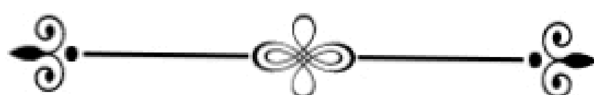
(14) لقمان حکیم کی نصیحتیں:
(یہ کتاب اصل میں مفتی صاحب کی اصلاحی تقریر ہے جس کو بعد میں مفتی صاحب نے کتاب صورت میں شایع کروایا یہ ایک نہایت ہی بھترین جامع کتاب ہے)

(15) معاملات کی بھی فکر کریں:
(یہ کتاب اصل میں مفتی صاحب کی اصلاحی تقریر ہے جس کو بعد میں مفتی صاحب نے کتاب صورت میں شایع کروایا یہ ایک نہایت ہی بھترین جامع کتاب ہے)

(16) شادی سادگی سے کریں:
(یہ کتاب اصل میں مفتی صاحب کی اصلاحی تقریر ہے جس کو بعد میں مفتی صاحب نے کتاب صورت میں شایع کروایا یہ ایک نہایت ہی بھترین جامع کتاب ہے)

اس کے علاوہ مفتی صاحب کی زیرِ نگرانی اور سرپرستی میں شہر ہوں اور گاؤں میں کافی مساجد و مدارس چل رہے ہیں، جن میں کچھ مشہور مساجد یہ ہیں:
جامع مسجد باب رحمت،
جامع مسجد الفیصل آئی بی اے یونیورسٹی سکھر شامل ہیں۔

حضرت مفتی کے اصلاحی بیانات کی اشاعت کیلئے مزید کام جاری ہے جن میں اصلاحی اور مواعظ حسنہ کا سندھی زبان میں ترجمہ کرنا بھی شامل ہے۔



قائد سندھ حضرت علامہ راشد محمود سومرو

تعارف، حیات و خدمات

سرزمین سندھ اپنی ظاھری و باطنی خوبیوں سے ہر دور میں مالا مال رہی ہے۔ سرزمین سندھ میں بے شمار علماء، صلحا، فقہااور محدثین کرام پیدا ہوئے ہیں۔ اسی وجہ سے سندھ کو باب الاسلام کہا تا ہے۔ علماء سندھ نے اپنی علمی صلاحیت وکمالات کی وجہ سے سندھ کا نام روشن کیا ہوا ہے، جن کا فیض سرزمین کو سیراب کیا ہی ہے، البتہ علما ءسندھ کا فیض سندھ سے باہر کئی ممالیک میں علماءسندھ کا فیض ہے۔ علما سندھ کی سوانح عمری و تصنیفی خدمات پر بندہ کی ایک کتاب بنام" سندھ جا سپوت" سندھی زبان میں شایع ہوچکی ہے، جس میں سندھ کے علما ءکی تعلیمی ، تبلیغی، تصنیفی اور سماجی خدمات پر روشنی ڈالی ہے۔ یہ کتاب چونکہ سندھی زبان میں ہے، اس لئے افادہ عام خاطر چیدہ چیدہ شخصیات کے تعارفی خاکوں کا اردو ترجمہ کرکے قارئین" اخبار جمعیت" کی خدمت میں پیش کرتا رہوں گا۔ اس کی شروعات قائد سندھ حضرت علامہ راشد محمود سومرو سے کرنا چاہتا ہوں، جنھوں نے اپنے عظیم والد شھید اسلام، شھید مسجد، حضرت علامہ ڈاکٹر خالد محمود رحہ کے مشن کو آب و تاب سے جاری رکھنے کی قسم کہائی ہے، آپ بلامبالغہ ہر میدان کے راہی ہیں۔

تقریر کا میدان ہو، یاتحریر کا میدان ہو، سماجی خدمات ہوں یا سیاسی محاذ،مطلب یہ کہ آپ ہر میدان میں سیادت و قیادت کرتے نظر آتے ہیں، رب کریم سے دعا ہے کہ آپ کو اللہ رب العزت ہر نظربد سے حفاظت فرمائے۔ یہاں حضرت کا سوانحی خاکہ قارئین خدمت میں پیش کیا جا رہا ہے۔

نام و نسب

حضرت مولانا راشد محمود بن حضرت علامہ ڈاکٹر خالد محمودؒ بن استاذالعلما حضرت مولانا علی محمد حقانی سومروؒ

آپ لارکانہ شہر میں ۰۶۱۹\۱۹۸۴ میں پیدا ہوئے، اتفاقا رمضان المبارک کی بھی ۱۹ تاریخ تھی۔ آپ چونکہ ایک علمی و روحانی گھرانے میں پیدا ہوئے ہیں، اس لئے انھوں نے تعلیم کی شروعات بھی گھر سے ہی اپنے جد امجد استاذالعلماء حضرت مولانا علی محمد حقانیؒ کے ہاں قرآن پاک اور فارسی کے ابتدائی کتب پڑھے،مزید حصول علم کے لئے پاکستان کی عظیم اور مرکزی ادارں کا رخ کیا۔ جہاں آپ نے درس نظامی کا مکمل کورس پڑھ کر ۲۰۰۹ میں کراچی کی مشہور دینی درسگاہ جامعۃ العلوم الاسلامیہ علامہ محمد یوسف بنوری ٹائون کراچی سے سند فراغت حاصل کرکے باضابطہ عالم دین بن گئے۔

آپ کو اکابرین امت سے بھی اعزازی طور پرسندالاجازت الحدیث مل چکی ہے۔

اس میں سرفہرست قائد جمعیۃ حضرت مولانا فضل الرحمٰن دامت برکاتھم، استاذالعلماء حضرت مولانا مرغوب الرحمٰن رحؒ متہم دارالعلوم دیوبند انڈیا، جامع المعقول والمنقول استاذالعلماء حضرت مولانا عبدالغفور قاسمیؒ، حضرت مولانا پیر ذوالفقار احمد نقشبندی دامت برکاتھم، استاذالعلماء حضرت مولانا عبدالحمید سائوتھ آفریقا،

بیعت: حضرت علامہ راشد محمود سومرو صاحب نے ظاہری علوم سے فراغت حاصل کرکے باطنی علوم پر توجہ دی، آپ نے خواجہ خواجگان حضرت مولانا خان محمدؒ کندیاں شریف والوں کے ہاتھوں پر پہلی بیعت کی، حضرت کی وفات کے بعد سائوتھ آفریقا کے روحانی پیشوا استاذالعلماء حضرت مولانا عبدالحمید دامت برکاتھم کے ہاتھوں پر بیعت کی۔ اب یہاں حضرت قائد سندھ حضرت علامہ راشد محمود سومرو کی عملی جدوجہد پر مختصر روشنی ڈالی جاری ہے۔

حضرت علامہ راشد محمود سومرو قائد سندھ کی حیثیت سے

آپ اپنے عظیم والد شہید اسلام حضرت علامہ ڈاکٹر خالد محمود سومرو رحؒ کی شہادت کے بعد جمعیت علماء اسلام صوبہ سندھ کے سیکریٹری جنرل منتخب ہوئے، آپ نے سیاسی محاذ پر اپنے عظیم والد شہید اسلام حضرت علامہ ڈاکٹر خالد محمود سومرو رحہ کی جا نشینی کا حق ادا کردیا ہے اور حقانی علماء کا بول بھی بالا کردیا ہے۔

اللہ رب العزت جن خوبیوں سے شہید اسلام حضرت علامہ ڈاکٹر خالد محمود سومرو رحہ کو نوازا تھا، انہیں خوبیوں سے ان کے لائق اور فائق ہونہار بیٹے فاضل نوجوان حضرت علامہ راشد محمود سومرو بھی مالا مال ہیں۔ہر محاذ میں حضرت علامہ راشد محمود سومرو قائدانہ کرادر ادا کر رہیں، آپ نے جمعیت علماء اسلام صوبہ سندھ کو جس ترقی پر گامزن کیا ہے یہ ان کی قائدانہ جوہر کی دلیل ہے۔ اور ہر چیلنج کو خندہ پیشانی سے حل کررہیں۔ جمعیت علماء اسلام کے کاز اور پروگرام کو احسن طریقے سے سر انجام دے رہیں۔ قائد ملت اسلامیہ حضرت مولانا فضل الرحمٰن دامت برکاتھم کا ان پر دست شفقت ہمہ وقت رہتا ہے۔ جماعتی اجلاسوں میں ان کی بات حرف آخر ہوا کرتی ہے۔

حضرت علامہ راشد محمود سومرو خطیب کی حیثیت سے

حضرت علامہ راشد محمود سومرو جس طرح جمیعت علماء اسلام صوبہ سندھ کے قائد کی حیثیت سے جانے پہنچانے جاتے ہیں، اس طرح آپ ایک بے مثال خطیب، شعلہ بیان مقرر اور انقلابی سوچ کے مالک خطیب ہیں۔ جن کے خطابت کے چرچے پاکستان کے چاروں صوبوں کے علاوہ بیرون ممالک میں اپنے خطابت کا لوہا و سکا منوا چکے ہیں، بلامبالغہ اگر ان کے سینکڑوں ہزاروں خطابات کو یک جا کیا جائے تو ایک بڑی ضخیم کتاب بن سکتی ہے۔ آپ کے ہر خطاب میں جماعتی کاز نمایان ہوتاہے،

حضرت علامہ راشد محمود سومرو کالم نگار کی حیثیت سے

آپ جس طرح ایک بے مثال خطیب ہیں، اسی طرح آپ ایک کہنہ مشق کالم نگار بھی ہیں، کرنٹ اشوز پر لکھنا، جماعتی کاز پر لکھنا، حالات حاضرہ پر لکھنا یہ ان کی زندگی کا معمول ہے۔ آپ مختلف اخبارات، رسائل و جرائد میں مختلف اوقات میں لکھتے رہتے ہیں۔ انھوں نے سب سے پہلے جو کالم لکھا تھا، وہ اپنے عظیم والد کی شہادت کے بعد ماہنامہ الجمیعت میں " میرے محسن میرے والد" کے عنوان سے لکھاتھا، جس کا بندہ نے سندھی میں ترجمہ کیا تھا، جو سندھ کے مشہور و معروف رسالہ " رہبر شریعت" حیدرآباد میں شایع ہوا تھا۔ آپ سندھی اردو میں یکساں لکھتے رہتے ہیں، کالم نگاری کے علاوہ آپ مختلف علماء کے کتب پر تقریظات بھی لکھی ہیں، جن کا تعداد بھی بہت ہے۔

حضرت قائد سندھ کو خراج تحسین پیش کرنے کے لئے میں نے اپنی ایک کتاب نبی؛" ﷺ جون "نیاٹیون (نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بیٹیاں) کا انتساب حضرت قائد سندھ کے نام لکھا تھا۔ جسے پڑھ کر حضرت بہت خوش ہوئے تھے۔

حضرت قائد سندھ کی تمام زندگی جہد مسلل کی زندہ تصویر ہے۔ آپ ہمہ وقت جماعتی کام میں مصروف و مشغول نظر آتے ہیں، دعا ہے کہ اللہ رب العزت حضرت قائد سندھ حضرت علامہ راشد محمود سومرو کی زندگی میں مزید برکت عطا فرمائے آمین۔

مولانا عبد الکریم عابد

قائد کراچی، کراچی شہر کی قیادت و سیادت کی باگ ڈور سنبھالتے نظر آتے ہیں، آپ ایک طرف سیاسی قائد ہیں تو دوسری جانب سماجی اور فلاحی کاموں میں کاوشیں کرتے نظر آتے ہیں

نام اور نسب

مولانا عبد الکریم عابد بن عبد الحکیم نیلی شنگ بٹگرام جون ۱۹۵۴ میں پیدا ہوئے،

تعلیم و تربیت

پرائمری تعلیم اپنے گاؤں میں حاصل کرکے درس نظامی اپنے علاقے کے مختلف مدارس میں سے حاصل کی، جامعہ فرقانیہ راولپنڈی میں مولانا عبد الحکیم کے ہاں موقف علیہ تک پڑھ کر کراچی کا رخ کیا اور ۱۹۸۳ میں کراچی کے مشہور دینی درسگاہ جامعہ فاروقیہ شاہ فیصل کالونی میں داخل ہوکر اپنے وقت کے محدث حضرت مولانا سلیم اللہؒ خان کے ہاں دورہ حدیث شریف پڑھ کر زندہ مولوی بنے.

مولانا عبد الکریم عابد بحیثیتِ سیاسی قائد

جمیعت علمائے اسلام سے تعلق انہیں وراثت میں ملا، اس لیے کہ ان کا تعلق ایک نیک اور دیندار گھرانے سے ہے، طالب علمی کے زمانے جمیعت علمائے اسلام سے ان کا نظریاتی تعلق مضبوط ہوا، اس وجہ سے دینی علوم سے فراغت کے بعد آپ درس و تدریس کے ساتھ جمیعت علمائے اسلام کے پلیٹ فارم سے اسلام کے نفاذ کے لیے خود کو وقف کر دیا، آپ پہلی مرتبہ ۱۹۸۹ میں شرقی کراچی کے امیر منتخب ہوئے، ۱۹۹۰ سے مسلسل صوبائی سیکرٹری اطلاعات اور اسی دوران جمیعت علمائے اسلام کراچی ڈویژن کے رابطہ کمیٹی کے چیئرمین بھی رہے، اور ۲۰۰۶ ۲۰۱۰ اور ۲۰۱۴ میں مرکزی شوریٰ کے رکن بھی رہ چکے ہیں۔



مفتی حبیب اللہ مدنی

جامعہ عربیہ مفتاح العلوم حیدرآباد میں تعلیم اور تدریس کے حوالے اپنی خدمات سرانجام دینے والے، مختلف علمی، دینی، سیاسی اور سماجی کاموں میں قائدانہ کردار ادا کرنے والے، مدرس بھی ہیں، مصنف بھی، منتہم بھی، مقرر بھی، اس کے ساتھ ساتھ اہل تصوف بزرگ بھی ہیں، عوام کی خدمت کے جذبہ سے سرشار ہر دلعزیز شخصیت کے مالک، ہنستے مسکراتے چہرے والے انسان اپنے سر پر ہمیشہ عمامہ میں نظر آتے ہیں، ان کے عمامہ باندھنے کا بھی طریقہ انتہائی مانوس کن اور دل کو چھونے والا ہے یہاں حضرت مولانا کا تعارف قارئین کی خدمت میں پیش کیا جاتا ہے۔

نام و نسب

مولانا مفتی حبیب اللہ مدنی بن عزیز اللہ بن عبد اللہ خان بن محمد عالم بن خلیفہ محمد صدیق بن خلیفہ شہاب الدین بن ملا عبد اللہ بن عبد الرحمٰن محمد خیل ۱۹۷۳ صوبہ بلوچستان کے ضلع پشین میں پیدا ہوئے ۔

تعلیم و تربیت

آپ نے ابتدائی تعلیم اپنے آبائی علاقے میں حاصل کی۔ پرائمری ضلع پشین میں حاصل کی۔

اس کے بعد حیدرآباد میں میٹرک تک تعلیم حاصل کی اور جامعہ عربیہ مفتاح العلوم سے ٹاور مارکیٹ میں حفظ القرآن الکریم کی تعلیم مکمل کی۔ اس کے بعد جامعہ علوم الاسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن کراچی میں درجہ متوسطہ کا امتحان وفاق المدارس العربیہ پاکستان کے تحت دیا۔ اس کے بعد دوبارہ تعلیم حاصل کرنے کے لئے اپنے اساتذہ کے حکم پر خصوصاً استاذ العلماء حضرت مولانا عبد الرئوف (مہتمم جامعہ عربیہ مفتاح العلوم حیدرآباد) اور حضرت مولانا محمد عباس تھری رحہ کے حکم پر جامعہ عربیہ مفتاح العلوم حیدرآباد میں داخلہ لیا۔ صرف و نحو میں تقریباً دو سال لگائے۔ قرآن کریم کی مکمل ترکیب استاذ العلماء حضرت مولانا محمد عباس تھری رحہ کے ہاں پڑھی۔ اس کے بعد جامعہ فاروق اعظم فیصل آباد میں ایک سال تعلیم حاصل کی۔ اس کے بعد آپ نے تقریباً ڈیڑھ سال کنزی ضلع عمرکوٹ میں تعلیم حاصل کی۔ اس کے بعد آپ نے پنجاب کے مشہور و معروف دینی ادارے خانپور میں استاذ العلماء شیخ الحدیث حضرت مولانا منظور احمد نعمانی رحہ کے ہاں دو سال تعلیم حاصل کی۔

خانپور میں آپ نے جو کتب پڑھیں وہ یہ ہیں مختصر معانی، شرح عقائد، خیالی، توضیح تلویح، مسلم الثبوت، شرح جامی اور مختلف فنون کی کتابیں پڑھیں۔ اس کے بعد علوم و فنون کے مرکز طاہر والی پنجاب میں شیخ الحدیث حضرت مولانا منظور احمد نعمانی کے ہاں دو سال تعلیم حاصل کی۔ جس میں قرآن کریم کا ترجمہ اور تفسیر، بخاری شریف مکمل، تفسیر جلالین شریفین مکمل، فنون میں قاضی حمد اللہ، ملا حسن، صدرا، شمس البازغہ، میبذی اور تکمیل کے کتب مختلف اساتذہ سے استفادہ فرمایا۔ اس کے علاوہ ملک کے مشہور خانقاہ ہالیجی شریف میں بھی دورہ تفسیر قرآن کریم کا استاذ العلماء حضرت مولانا منظور احمد نعمانی رحہ کے ہاں پڑھا۔ اور خانقاہ عالیہ قادریہ راشدیہ حمادیہ ہالیجی شریف کی برکتیں بھی حاصل کی۔ اور تخصص فی الفقہ الاسلامی استاذ العلماء شیخ الحدیث مفتی اعظم حضرت مولانا مفتی حبیب اللہ شیخ کے ہاں پڑھا اور استاذ العلماء حضرت مولانا مفتی نظام الدین شامزئی رحہ صاحب سے بھی تخصص فی الفقہ الاسلامی کے دوران خوب استفادہ کرتے رہے۔ ۲۰۰۰ میں پاکستان کے مشہور و معروف دینی ادارے جامعہ حقانیہ اکوڑہ خٹک میں تمام علوم کی تکمیل کر کے سند یافتہ عالم فاضل بن گئے

آپ دینی علوم کی فراغت کے بعد ۲۰۰۱ میں اپنے ہی مادر علمی تعلیمی، تدریسی اور عملی سفر کا آغاز کیا۔ جہاں حضرت نے تمام علوم کے کتب پڑھانے میں مصروف نظر آتے ہیں تقریباً ۲۰ سال سے درس و تدریس کی خدمت میں سرانجام دے رہے ہیں۔ آپ اس

وقت اپنے اسی مادر علمی جامعہ عربیہ مفتاح العلوم حیدرآباد کے نائب مہتمم اور روح رواں بھی ہیں۔

اس کے علاوہ حضرت اور اداروں کے مہتمم بھی ہیں۔ جیساکہ مدرسہ جامعہ الاسلامیہ دارالعلوم گل افشاں ، جامعہ خاتم النبیین نوناری گوٹھ لطیف آباد حیدرآباد بھی شامل ہیں۔ تعلیمی تدریسی خدمات کے علاوہ آپ سیاسی میدان میں بھی خدمات سر انجام دے رہے ہیں، آپ پاکستان کی مشہور سیاسی و مذہبی جماعت جمعیت علماء اسلام کے ضلع حیدرآباد کے نائب امیر اور صوبائی شوریٰ کے ممبر بھی ہیں ۔



پروانہ جمعیت صوفی خدا بخش چوہانؒ

میرے مربی، میرے محسن اور میرے والد گرامی پروانہ جمعیت صوفی خدا بخش بن اللہ بخش بن خدا بخش چوہان (بانی مدرسہ دارالتعلیم حمادیہ) ان شخصیات میں سے تھے جنہوں نے اپنے اعمال صالحہ، کریمانہ اخلاق اور بے شمار خوبیوں کی وجہ سے اپنا نیک نام چھوڑا ہے۔

ان کی ولادت ۱۹۴۴ میں گوٹھ راجو چوہان، تحصیل لکھی غلام شاہ، ضلع شکارپور میں ہوئی۔ دنیوی تعلیم پانچ جماعتوں تک اپنے گاؤں راجو گوٹھ میں حاصل کی۔ قرآن پاک ناظرہ کی تعلیم بھی اپنے اسی گاؤں میں حاصل کی۔ والد محترم باضابطہ عالم نہ تھے، البتہ علماء صلحاء کے صحبت یافتہ ضرور تھے۔ فقط ناظرہ قرآن اور اسکول کی پانچ جماعتیں پڑھ کر قابل رشک خدمات سرانجام دیں۔ اپنے رب سے قوی امید ہے کہ ان خدمات کی وجہ وہ بخشے جائیں گے۔

اللہ پاک نے بہت خوبیوں سے نوازا تھا۔ صوم وصلاۃ کے پابند تھے اور تہجد کی ادائیگی ان کا معمول تھی۔ جب سے ہوش سنبھالا، والد محترم کو رات کو اٹھ کر تہجد پڑھتے دیکھا۔ قادری طریقہ سے ذکر اذکار کرتے،

اپنے رب کے حضور میں دعائیں مانگتے دیکھا۔ مستجاب الدعوات تھے، کسی بھی مسئلہ میں پریشان ہوتے تو اللہ رب العالمین کی طرف متوجہ ہو جاتے تھے۔ ان کا اصلاحی تعلق قطب الاقطاب حضرت مولانا حماداللہ ہالیجویؒ کے جانشین حضرت مولانا حافظ محمود اسعد سے تھا۔ ان سے خوب کسب فیض کیا۔ اسی فیض وصحبت کی برکت تھی کہ خود تو کسی سبب سے عالم نہ بن سکے، لیکن اپنی اولاد کو دینی تعلیم کے لیے وقف کیا۔

آپ نے مجاہدانہ زندگی گذاری۔ اخلاص اور راست گوئی میں ضرب المثل تھے۔ ان کے اندر دینی جذبہ کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا تھا۔ جمعیت علماء اسلام کے فعال کارکن تھے۔ ۲۰۰۷ کے بلدیاتی الیکشن میں جمعیۃ علماء اسلام یوسی طیب ضلع شکار پور تحصیل لکھی غلام شاہ میں جنرل کاؤنسلر کے امیدوار بھی بنے جس کی وجہ وڈیروں کی نیندیں حرام ہو گئیں۔ والد صاحب کو ڈرایا دھمکایا گیا لیکن وہ اپنے مشن وپروگرام سے دستبردار نہیں ہوئے۔ جتنے بھی جماعتی، سماجی، اور مذہبی کام کیے، ان میں مخالفت کا سامنا کرنا پڑا، لیکن تمام کام مخالفت کے باوجود استقامت اور خوش اسلوبی سے سرانجام دیے۔

ان کی زندگی کا سب سے اہم ترین مقصد مساجد ومدارس کی تعمیر تھا۔ اپنے گاؤں میں دو مساجد اور ایک مدرسہ تعمیر کرایا جو ان کے لیے صدقہ جاریہ ہے۔ جامع مسجد اقصیٰ، یہ مسجد ہمارے گاؤں کی سب سے پرانی مسجد ہے جو گاؤں کے بالکل اندر ہے۔ جیسے جیسے گاؤں کے مکانات کی تعمیرات ہوتی گئی، مسجد کی سطح نیچی ہوتی گئی اور برسات وغیرہ کا پانی مسجد میں آنے لگا۔ والد گرامی کو خیال ہوا کہ مسجد کی از سر نو تعمیر کی جائے۔ گاؤں والوں سے مشورہ کیا کہ مسجد کی نئ تعمیر کی جائے۔ اخراجات کی وجہ سے کسی نے بھی حمایت نھیں کی۔ کسی نے کہا کہ آپ کے پاس اگر ایک لاکھ کی رقم ہے تو پھر مسجد کا کام شروع کریں۔ والد صاحب نے فرمایا کہ میرے پاس اتنی رقم تو نہیں البتہ مجھے اپنے خالق حقیقی اللہ کی ذات پر بھروسہ ہے۔ اسی کا نام لے کر کام شروع کروں گا، وہی ذات اس کام کو پایہ تکمیل تک پھچائیٔ گی۔ چنانچہ اللہ رب العالمین کا نام لے کر کام شروع کر دیا اور دس بارہ سال کی محنت اور لگن سے ایک شاندار مسجد بن گئی۔ اسی مسجد میں بندہ نے دینی تعلیم کا آغاز کیا۔

مچ والی مسجد بھی بہت پرانی تھی۔ (مچ سندھی زبان میں آگ کو کہتے ہیں اس مسجد کے قریب لوگ آگ جلا کر مجلس کیا کرتے تھے۔

اس وجہ سے اس کا نام ہی "مچ والی مسجد" پڑ گیا)۔ زمانے کی گردش سے منہدم ہو گئی تھی۔ اس مسجد کو بھی نئ سرے سے والد صاحب نے تعمیر کروایا۔ یہاں وہ امامت بھی خود ہی کراتے تھے۔

مساجد کی تعمیر کے بعد والد صاحب کو فکر لاحق ہوا کہ گاؤں میں ایک دینی مدرسہ بھی ہونا چاہیے جو نئ نسل کی دینی و مذہبی تربیت کر سکے اور لوگوں کے عقائد کی اصلاح ہوسکے۔ مدرسہ کے لئے ایک موزوں جگہ والد گرامی کی نظر میں تھی، لیکن اس میں کچھ رکاوٹ تھی۔ جگہ کے مالکان جگہ دینے پر راضی نہ تھے۔ والد گرامی نے رات کو اٹھ اٹھ کر تہجد میں دعائیں مانگیں۔ اللہ تعالیٰ نے وہ دعائیں قبول کیں اور جگہ کے مالکان میں سے مرحوم بنگل فقیر خود والد صاحب کے پاس آئے اور کہا کہ ہم یہ جگہ آپ کو مدرسہ کے لیے وقف کرنے آئے ہیں۔ والد صاحب نے فرمایا کہ اب زندگی کا سورج غروب ہونے والا ہے، اب میرے اس کمزور جسم میں اتنی طاقت کہاں کہ مدرسہ تعمیر کراؤں۔ مرحوم بنگل فقیر نے بہت اصرار کیا کہ آپ کو جگہ لینی ہے اور مدرسہ تعمیر کرنا ہے۔ والد صاحب نے اللہ کا نام لے کر کام شروع کیا اور پھر دیکھتے ہی دیکھتے ایک عظیم الشان ادارہ مدرسہ " عربیہ دارالتعلیم حمادیہ گلشن امام "سندھی تعمیر ہو گیا۔

یوں ان کی زندگی میں سب سے محبوب عمل ان آخری عمل اور "انما الاعمال بالخواتیم" کی عملی تصویر بن گیا۔
یہ بھی ان کے لیے صدقہ جاریہ ہے۔
والد گرامی نے اپنے گاؤں میں دینی جلسے کرانے کا سلسلہ شروع کیا تھا جو ۱۹۸۱ سے ان کی وفات تک جاری رہا۔ ان جلسوں میں سندھ اور پنجاب کے مشہور خطباء تشریف لاتے ہیں جن میں کچھ یہ قابل ذکر ہیں:
امام المجاہدین حضرت مولانا سید محمد شاہ امروٹیؒ، مناظر اسلام حضرت مولانا سید عبداللہ شاہ بخاری، شہید اسلام حضرت مولانا ڈاکٹر خالد محمود سومرو، حضرت مولانا عبدالغفور حقانی شجاع آباد پنجاب، حضرت مولانا سید سراج احمد شاہ امروٹی مدظلہ، حضرت مولانا میر محمد میرک والے حضرت مولانا عبدالغنی پنجاب، وغیرہ۔
وفات حسرت آیات: جس طرح آپ نے زندگی شاندار اور مجاہدانہ گذاری، وفات بھی قابل رشک تھی کہ نماز پڑھتے اپنا سر سجدے میں رکھتے ہوئے جان جان آفریں کے حوالے کر دی۔ وفات ۲، اگست ۲۰۱۵ء کو مغرب کی نماز پڑھتے ہوئے پہلی رکعت کے سجدے میں ہوئی۔

حضرت والد گرامی کے غسل میں راقم الحروف اور میرے چھوٹے بھائی عطاء اللہ شریک تھے۔ نماز جنازہ ان کے قائم کردہ ادارہ مدرسہ عربیہ دارالتعلیم میں حضرت مولانا حافظ سعید احمد شاہ بخاری نے پڑھائی۔ دعا ہے کہ اللہ رب العزت انہیں اپنی جوار رحمت جگہ دے آمین۔

تقریب رونمائی کتاب " پاکستان میں چھا تھیندو؟"

یہ کتاب اصل میں سندھی ترجمہ ہے کتاب 'پاکستان میں کیا ہوگا؟" کا۔ مناسب معلوم ہوتا ہے کہ سب سے پہلے اصل کتاب کا مختصر تعارف پیش کیا جائے۔ یہ کتاب اصل میں امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحہ کی کچھ منتخب ان تقاریر کا مجموعہ ہے، جس میں اس موضوع پر حضرت امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحہ نے پاکستان سے قبل اور بعد موقف واضح کیا ہے۔

کتاب کے حرف اول کے عنوان سے حضرت مولانا سید محمد کفیل شاہ صاحب دامت برکاتہم العالیہ لکھتے ہیں:

'امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحہ کے ساتھ مجلس احرار اسلام کے اکثر راہنماء پاکستان میں رہ گئے تھے۔ جنھوں نے پاکستان کو سچی دل سے تسلیم کیا اورتمام صلاحیتں

و سرگرمیاں پاکستان کی حفاظت کے لئے وقف کردیں۔ افسوس اس بات کا ہے کہ پاکستان بننے کے بعد کچھ عناصر مجلس احرار اسلام کے اکابر کے خلاف زبان و قلم استعمال کر رہے ہیں۔

احباب کا اصرار تھا کہ پاکستان بننے سے قبل اور بعد میں مجلس احرار اسلام کے موقف کو بغیر کسی قطع و برید کے پیش کیا جائے تاکہ حقیقت کھل کر سامنے آجائے۔

بانیء احرار امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحہ نے پاکستان بننے سے قبل و بعداپنے سینکڑوں تقاریر اور نجی مجالس میں بہت کچھ کہا ہے، حضرت امیر شریعت کی تقاریر اس وقت کی اخبارات و رسائل میں شایع ہوتی رہیں۔ شاہ صاحب کی سوانح نگاروں نے خان غازی کابلی رحہ، آغا شورش کاشمیری رحہ، جانباز مرزا اور ددوسروں تذکرہ نگاروں نےاپنی اپنی کتابوں میں بہت کچھ لکھا ہے۔ ہمارے خاص دوست محترم ڈاکٹر زاھد منیر اس موضوع پر ایک مستقل کتاب" سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحہ اور پاکستان" بھت پھلے لکھ چکے ہیں"۔

ضرورت تھی اس بے حد مقبول و مفید کتاب کا سندھی ترجمہ کیا جائے، تاکہ سندھی احباب امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحہ کی تقاریر سے حظ حاصل کریں ۔ سندھی ترجمہ بندہ نے کیاہے، ترجمہ کیسا ہے، اس کے متعلق سندھ کے نامور

علماء کا تبصرہ پیش کرنا مناسب معلوم ہوتاہے۔
سندھ کی مشہور علمی قدآور شخصیت استاذالعلماء حضرت مولانا محمد رمضان پھلپوٹو لکھتے ہیں
'حق و صداقت کے اس قافلے کی قیادت امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحہ کے ہاتھوں میں آئی، جنہوں نے اپنے اسلاف کی روایات کی پاس داری کرتے ہوئے انگریز سامراج سے مقابلہ کرنے کے لئے میدان عمل میں کود پڑے۔ امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحہ کی ایمان افروز تقاریر سے چاروں اطراف منور و معطر ہیں۔ ان کی کچھ اہم تقاریر کا منتخب حصہ ہماری سندھ کی نوجوان ساتھی مولانا سلیم اللہ چوہان نے سندھی ترجمہ کر کے سندھ کے احباب کے لئے بڑا احسان کیا ہے۔
یہ تھا کتاب مختصر تعارف جو سندھ کے مشہور عالم دین استاذالعلماء حضرت مولانا محمد رمضان پھلپوٹو نے سندھی ترجمہ پر تبصرہ کرتے ہوئے کیا ہے۔
اس کتاب کی تقریب رونمائی کے حوالے سے میں نے اپنے استاذ محترم استاذالعلماء حضرت مولانا محمد رمضان پھلپوٹو کو درخواست کی تھی کہ صوبہ سندھ کی سطح پر ۲۵ مارچ ۲۰۱۸ء جامعہ حمادیہ مظہرالعلوم منزل گاہ سکھر میں منعقد ہونے والی

'پیغام جمعیت کانفرنس" میں اگر میری اس کتاب کی تقریب رونمائی ہوجائے تو بندہ کے لئے بھت بڑا اعزاز ہوگا،استاد استاذالعلماء حضرت مولانا محمد رمضان پھلپوٹو نے فراخ دلی کا مظاہرہ کرتے ہوئے جمعیت علماء اسلام کے صوبہ سندھ کے سیکرٹری جنرل علامہ راشد خالد محمود صاحب سے فرمایا مولانا سلیم اللہ چوہان کی نئ کتاب امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحہ کے خطبات پر مشتمل چھپ کر منظر عام پر آ گئ ہے، اگر اس کتاب کی رونمائی قائد جمعیت حضرت مولانا فضل الرحمان دامت برکاتھم العالیہ کے مبارک ہاتھوں سے ہو جائے تو نور علی نور، علامہ راشد صاحب بھی تو علامہ راشد ہیں، انہوں فرمایا، اس کتاب کی رونمائی قائد جمعیت حضرت مولانا فضل الرحمان دامت برکاتھم العالیہ کے مبارک ہاتھوں سے ضرور ہوگی۔ یہ کہ کر بندہ کو استاد محترم استاذالعلماء حضرت مولانا محمد رمضان پھلپوٹو نے مجھے حکم کیا کہ کتاب اوپر اسٹیج پر لے آئو۔ میں فورا کتاب لے کر اسٹیج پر پھنچ گیا۔ کتاب کی تقریب رونمائی سے پھلے جامعہ حمادیہ مظہرالعلوم منزل گاہ سکھر کے فضلا کی دستار فضیلت قائد جمعیت و دیگر مہمانان گرامی نے کرائی۔ قائد جمیعت حضرت مولانا فضل الرحمان دامت برکاتھم العالیہ کے خطاب سے پھلے جرنیل ابن جرنیل حضرت علامہ

راشد خالد محمود صاحب مائیک کو تھاما اور بڑے جوش و جذبے سے یہ اعلان فرمایا کیا:" اب قائد جمیعت حضرت مولانا فضل الرحمان دامت برکاتھم العالیہ نوجوانِ عالمدین مولانا سلیم اللہ چوہان کی کتاب 'پاکستان میں چھا تھیندو؟" کی رونمائی فرمائیں گے"۔ اور مولانا سلیم اللہ چوہان قائد جمیعت حضرت مولانا فضل الرحمان دامت برکاتھم العالیہ کو اپنی کتاب ھدیہ دیں۔ یہ اعلان سن کر میں اٹھا اور قائد جمیعت حضرت مولانا فضل الرحمان دامت برکاتھم العالیہ سے مصافحہ کیا اور اپنی کتاب قائد جمیعت حضرت مولانا فضل الرحمان دامت برکاتھم العالیہ کو پیش کی۔ یوں میری کتاب"پاکستان میں چھا تھیندو؟" کی رونمائی قائد جمیعت حضرت مولانا فضل الرحمان دامت برکاتھم العالیہ کے مبارک ہاتھوں سے سندھ کے تاریخ ساز کانفرنس بتاریخ میں بتاریخ ۲۵ مارچ ۲۰۱۸ء بروز اتورا ہوئی۔ اس تقریب رونمائی میں اپنے محبوب قائد جمیعت حضرت مولانافضل الرحمان دامت برکاتھم العالیہ، قائد سندھ حضرت علامہ راشد خالد محمود سومرو، استاذ محترم مولانا محمد رمضان پھلوٹو اور مولانا سعود افضل مدیر جامعہ حمادیہ مظہرالعلوم منزل گاہ سکھر اور مولانا عبدالغنی چوہان صاحب کا تہ دل سے ممنون و مشکور ہوں۔ ذالک فضل اللہ یوتی من یشاء

بسم اللہ الرحمان الرحیم

بخدمت جناب استاذالعلماء شیخ الحدیث مولانا علامہ عبدالقیوم حقانی مدظلہ

امید ہے کہ خیریت وعافیت سے ہونگے۔ آمین۔

مطلوب احوال زیر قلم کر رہا ہوں کہ ماشاء اللہ آپ حضرات کا جریدہ ماہنامہ "القاسم" ایک علمی، تاریخی، ادبی اور مذہبی رسالہ ہے، جوکہ تقریبا ۲۵ سالوں سے آب و تاب سے جاری و ساری ہے۔ ہر ماہ پابندی کے ساتھ شایع ہو رہاہے۔

ماشاءاللہ ماہنامہ 'القاسم" کی تمام ٹیم خصوصا حضرت الاستاذالعلماء شیخ الحدیث مولانا علامہ عبدالقیوم حقانی مدظلہ مع رفقاء کی محنت قابل تعریف و قابل داد بھی ہے، جو اس پُر فتن دور میں ایک ماہنامہ رسالہ ہرماہ پابندی کے ساتھ شایع کرتے ہیں۔ اور القاسم اکیڈمی کی دیگرمطبوعات بھی قابل تعریف ہے، حال ہی حضرت الاستاذالعلماء شیخ الحدیث مولانا علامہ عبدالقیوم حقانی مدظلہ کی ایک نئ تصنیف مسلم شریف کی شرح منصۂ شہود پر آچکی ہے، خوش قسمتی سے دس جلدیں طبع زیور سے آراستہ ہو کر منظر عام پر آچکے ہیں۔ جبکہ حضرت علامہ کی یہ شرح چالیس جلدوں پر مشتمل ہوگی۔

اس کے علاوہ دو اور کتاب 'ڈاکٹر سید شیر علی شاہ مدنی رحہ کے دلچسپ سفر نامے" مرتب مولانا نوراللہ فارانی، 'افادات و ملفوظات عزیزیہ حضرت اقدس شاہ عبدالعزیز دعا جو رحہ انتخاب و تالیف عتیق الرحمن بھی آپ کی طرف موصول ہوئے ہیں۔ جوکہ برائے تبصرہ و تعارف ہے۔ یہ حضرت والا کی شفقت ہے، ورنہ بندہ تو اس قابل نہیں کہ اپنے اکابر کی کتب پر تبصرہ کرے۔ 'الامر فوق الادب" کی تعمیل کرتے ہوئے ان شاء اللہ تعالی جلد ہی ان کتب پر تبصرہ اپنے رسالہ ماہنامہ 'رہبر شریعت" سندھی اور کچھ سندھی اخبارات میں ان پر تبصرہ شایع کیا جائے گا۔ شایع شدہ تبصرہ آپ کی خدمت میں ارسال کیا جائے گا۔ ان شاء اللہ۔

ماہنامہ 'القاسم" جملہ مضامین انتھائی علمی و ادبی اور تاریخی ہوتے ہیں، جن کو پڑھنے سے علم ومعلومات میں اضافافہ ہوتاہے۔

ماہنامہ 'القاسم" کا ادرایہ " نقش اول" کے عنوان سے خاص علمی، تحقیقی اور تاریخی حقائق سے مزین ہوتا ہے، یہ "نقش اول" ہی رسالہ کی جان ہوتے ہیں۔ اس کے علاوہ ملک و بیرون ممالک کے حوالے ٹھوس معلومات فراہم کرتا رہتا ہے۔

اس کے علاوہ ماہنامہ کا ایک اہم سلسلہ "تبصرہ کتب" جوکہ تقریبا ہر رسالہ کی جان ہوتا ہے۔ ماہنامہ 'القاسم" کے تبصرہ کی تو کیا بات کروں۔ ماہنامہ 'القاسم" کے شایع شدہ تبصرے بھی ایک ضخیم کتاب کی صورت میں 'حقانی تبصرے" کے نام سے شایع ہوچکی ہے، جن کو پڑھ کر اندازہ ہوگا کہ ماہنامہ"القاسم" کے شایع شدہ تبصروں کی کیا حیثیت ہے۔

اس کے علاوہ ماہنامہ 'القاسم" کے جو اہم مضامین شامل ہوتے ہیں، یہ ہیں: اہم علمی شخصیات کا تعارف و خدمات پر مشتمل مضامین ہوتے ہیں۔ یہ سلسلہ 'وفیات" کے عنوان ہوتا ہے، اس کے ساتھ ادبی اشعاروں کا بھی گلدستہ ہوتا ہے۔

اس کے علاوہ رسالہ کے کچھ اہم سلسلہ یہ ہیں: 'ساعتے بااہل حق"، " جواھرات علم کا خزینہ"، 'قارئین کے خطوط"، سفرنامہ وغیرہ شامل ہیں۔

مطلب یہ ہے کہ رسالہ اپنے ظاہری و باطنی خوبیوں سے مالامال ہے۔ اس کے علاوہ رسالہ کی ایک خصوصیت یہ کہ " نقش اول" اداریہ کبھی کبھارکسی اور اھل قلم و علم کے خاص مضمون کو 'مھمان اداریہ کے تحت" شایع کیاجاتاہے۔ مثال کے طور پر میرے سامنے ماہنامہ 'القاسم" کا جلد /۱۹ ربیع الاول ھ۔۱۴۳۶ مطابق جنوری ۲۰۱۵ء کا شمارہ' ا 'ہے، جس میں مھمان اداریہ کے طور پرحضرت مولانا محمد اسلم زاہد لاہور، کا مضمون شامل گیا ہے،

میری ناقص رائے میں یہ کسی اور رسالہ کا نہج نہیں ہے۔ یہ فقط ماہنامہ 'القاسم" کی خصوصیت ہے۔

آخر میں حضرت الاستاذالعلماء شیخ الحدیث مولانا علامہ عبدالقیوم حقانی مدظلہ اور حضرت مولانا محمد قاسم حقانی و تمام ارکان القاسم اکیڈمی کے لئے دل و جان سے دعا کرتا ہوں مولی کریم آپ کے ادارہ کو دن بدن ترقی و برتری عطا کرے اور نظر بد سے محفوظ کرے۔ آمین۔

بجرمۃ نبی الامین

خاکپائے امام انقلاب حضرت
مولانا عبیداللہ سندھی رحہ

ابو محمد چوہان سلیم اللہ سندھی

ڈائریکٹر مولانا عبیداللہ سندھی اکیڈمی راجو

گوٹھ ضلع شکارپور تحصیل لکھی غلام شاہ

بسم اللہ الرحمان الرحیم

مجلہ صفدر ایک تحقیقی اور دیوبند کے افکار کا ترجمان رسالہ

بخدمت جناب حضرت مولانا جمیل الرحمان عباسی مدیر اعلی مجلہ صفدر
و مولانا احسن خدامی مدیر مسئول مجلہ صفدر
و برادرم مولانا حمزہ احسانی مدیر مجلہ صفدر
السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ

سلام مسنون کے بعد عرض ہے کہ جناب والا دینی رسالوں کی دنیاں ماشاءاللہ وسیع تر ہے۔ان ہی دینی رسالوں کی دنیاں میں مجلہ صفدر بھی ایک اہم ترین تحقیقی و علمی اوراکابرین دیوبند کے افکار و نظریات کا بے باک ترجمان ہے، جو کہ مظہریہ دارالمطالعہ جنھان سومرو سندھ کے زیر اہتمام مسلسل پابندی سے شایع ہوتا رہتا ہے، اور بندہ کو پابندی سے پڑھنے کو ملتا رہتا ہے۔

اب تک الحمدللہ اس کے ۸۸ شمارے منظر عام پر آچکے ہیں۔میرے سامنے مجلہ صفدر کا تازہ شمارہ نمبر ۸۸ جون ۲۰۱۸ء مطابق رمضان شوال ۱۴۳۹ ہجری ہے۔

یہ شمارہ چھ علمی و تحقیقی مضامین پر مشتمل ہے۔

(ا 'جامعہ مظہریہ حسینیہ کا سالانہ جلسہ" اداریہ پیام صفدر کے تحت مولانا احسان الحق چاریاری نے بھترین انداز سے جامعہ مظہریہ حسینیہ کے سالانہ جلسے کی کارروائی تفصیلی انداز میں بیان کی ہے۔

۲} { 'مودودی جماعت کی پانچ گمراہیان" یہ دراصل حضرت مولانا مفتی سعیداحمد پالن پوری دامت برکاتھم {صدر مدرس و شیخ الحدیث دارالعلوم دیوبند} کا خطاب ہے، جسے مولانا احمد سعید پالن پوری نے نقل کر کے مضمون کی صورت میں افادہ عام کے لئے ترتیب دیا ہے۔ اس مضمون میں مودودی جماعت کی جو بنیادی خرابیاں ہیں اس پر سیر حاصل بحث کی گئی ہے۔ یہ نہایت ہی عمدہ علمی و تحقیقی اسلوب پر مشتمل ہے۔

۳} { 'محسنوں کی حق تلفی نہ کیجئے" کے عنوان کے تحت مولانا محمد ہارون نے نہایت ہی اچھے انداز میں اپنے استاذ محترم حضرت صوفی محمد سرور رحہ کا ملفوظ جو کہ تصویر کی حرمت کے حوالے سے مدلل و تحقیقی ہے۔اس میں ان طلبہ کو تنبیھ ہو جاتی ہے، جو ہر وقت تصویر کھنچنے میں مشغول و محو نظر آتے ہیں۔

۴} { 'الطاف الرحمان دیرینہ دوست اور خاموش استاد" کے عنوان کے تحت مولانا ظفر اقبال کراچی والوں کاہے،

جو کہ مولانا الطاف الرحمان کی سوانح حیات و خدمات پر مشتمل ہے۔

۵}اس{ کے بعد مولانا مجیب الرحمان صاحب کا تحقیقی، علمی ، جاندار و شاندار مضمون " سورۃ الفیل اور امین احسن اصلاحی اور ان کے شاگردغامدی کی من گھڑت تفسیر" اس مضمون میں مولانا مجیب الرحمان نے امین احسن اصلاحی اور ان کے شاگرد غامدی کا علمی انداز میں تعاقب کرکے علماء دیوبند کی صحیح ترجمانی کی ہے، اور واضح کیا ہے کہ امین احسن اصلاحی اور ان کے شاگرد غامدی کا نظریہ تمام مفسرین متقدمین و متاخرین سے ھٹ کر ہے، اور جمھور علماء کے موقف کے خلاف ہے۔

٦} { اس کے بعد آخر میں مضمون مفتی رب نواز کا ہے، 'مسئلہ امکان نظیر اور آل غیر مقلدیت" زبیر علی زئی کے تعاقب کے سلسلے میں بھترین علمی دلائل و براہین سے مزین و معطر ہے۔

خلاصہ: مجلہ صفدر کے اکثر و بیشتر مضامین فرقہ باطلہ کےرد پر مشتمل ہوتے ہیں، جیسا کہ مجلہ صفدر کے اوپر موٹے حروف میں رقم طرازہوتا ہے"اکابرینِدیوبند بالخصوص شیخ العرب والعجم مولانا حسین احمد مدنی رحہ کے افکار و نظریات کا بے باک ترجمان ہے" یہ دعوی سو فیصد حقیقت پر مبنی ہے۔

احقر راقم الحروف اپنے تمام دیوبندی مکتب فکر سے التماس کرتا ہے کہ مجلہ صفدر کو اپنے مطالعہ میں ضرور رکھیں، خود بھی پڑھیں اور دوسروں کو بھی پڑھنے کی ترغیب دیں۔

مجلہ کے عام شماروں کے علاوہ اس کے خاص شمارے بھی شایع ہوئے ہیں، جو کہ وہ بھی اپنی جگہ ایک دینی کام کی تکمیل ہے۔

والسلام

خاکپائے حضرت سندھی رحمہ(امام انقلاب مولانا عبیداللہ سندھی رحمہ)

ابو محمد چوہان سلیم اللہ سندھی

ڈائریکٹر مولانا عبیداللہ سندھی اکیڈمی راجو گوٹھ گوٹھ تحصیل لکھی غلام شاہ ضلع شکارپور

خادم مدرسہ عربیہ دارالتعلیم حمادیہ گلشن حضرت سندھی رحمہ راجو گوٹھ تحصیل لکھی غلام شاہ ضلع شکارپور

فاضل جامعہ اسلامیہ شمس الھدیٰ کولاب جیئل ضلع خیرپور

۸ شوال المکرم ہجری۱۴۳۹

۲۰۱۸ ۶\ ۲۴\

بسم اللہ الرحمان الرحیم

بخدمت جناب اعلیٰ سید محمد کفیل بخاری دامت برکاتھم مدیر مسئول ماہنامہ "نقیب ختم نبوۃ" ملتان

ماشاءاللہ آپ کا رسالہ ماہنامہ "نقیب ختم نبوۃ" ملتان ایک تحقیقی، نظریاتی، معلوماتی اور فرق باطلہ کے خلاف سیسہ پلائی دیوار کا کردار ادا کر ہا ہے، جو کہ ہر ماہ پابندی سے پڑھنے کو ملتا رہتاہے۔ اس کے عنوانات بھترین ہوتے ہیں، ہر عنوان جاذب نظرہیں۔ مثال کے طور پر 'اداریہ" کے عنوان کے تحت سید محمد کفیل بخاری صاحب دامت برکاتہم حالات حاضرہ پر سیر حاصل بحث کرتے ہیں، اس اداریہ میں حضرت بخاری دامت برکاتھم اپنا موقف بیان کرتے ہیں، یہ ہی اداریہ رسالے کی جان ہوا کرتا ہے۔ شذرہ کے تحت مجلس احرار اسلام کی تنظیمی کارروائی پیش کی جاتی ہے۔ شذرہ کے تحت عبداللطیف چیمہ صاحب 'احراکے ساتھ تعاون فرمایئے" ماشاء اللہ عمدہ کاوش ہے۔ دین و دانش کے تحت اصلاحی مضامین ہوتے ہیں۔ادب کے تحت اسلامی و اصلاحی، نظریاتی وادبی شہپارے اشعار کی صورت میں بھترین اشعاراسلامی کاز کی عکاسی کرتے ہیں۔مطالعہ قادیانت کے تحت قادیانی مذہب کا بھرپور علمی تعاقب کیا جاتاہے۔ نقدو نظر کے تحت بھی فرق باطلہ کا بھرپور علمی تعاقب کیا جاتا ہے۔

حسن انقاد کے تحت جدید شایع شدہ کتب پر سیر حاصل تبصرہ بھی شامل ہوتا ہے، یاد رہے کہ یہ تبصرہ مختلف حضرات کی طرف سے ہوتاہے۔ تبصرہ نگاروں میں حضرت سید محمد کفیل شاہ بخاری دامت برکاتہم، برادرم حضرت مولانا صبیح ہمدانی اور محمد نعمان سنجرانی خاص طور پر قابل ذکرہیں۔ احقر راقم الحروف کو بھی یہ سعادت حاصل ہے کہ بندہ نے اپنے استاد محترم حضرت مولانا محمد رمضان صاحب پھلپوٹو کی ایک کتاب " جمعیت العلماء اور خدمات علمائے سندھ" پر تبصرہ لکھا تھا، جس کو بھترین کورتج کے ساتھ شایع کیا گیا تھا۔ دعوت حق کے عنوان کے تحت 'متلاشیان حق کو دعوت فکر و عمل"کے ذیلی عنوان سےایک اہم اور علمی مقالا بھی شامل اشاعت ہوتا ہے۔ اس کے بعد آخر میں ترحیم کے عنوان تحت ادارہ کی چرف سے وفات پانے والے پر لکھا جاتا ہے جو کہ 'مسافران آخرت" کے ذیلی عنوان میں ان وفات کرنے والوں کی بھترین انداز سے ان کی مختصر سوانحی خاکے رقم طراز ہوتے ہیں۔

حاصل کلام: یہ رسالہ ٦٤ صفحات پر رنگین آرٹ ٹائٹل کے ساتھ ظاہری و باطنی خوبیوں سے مزین ہر ماہ پابندی سے شایع ہوتا رہتا ہے اور ہمیں گھر بیٹھے دینی اسلامی، اصلاحی وتاریخی معلومات فراہم کرتا رہتا ہے۔

دعا ہے کہ اللہ رب العزت اس رسالے کو دن دگنی، رات چگنی ترقی و برتری عطا فرمائے آمین۔اور ماہنامہ نقیب ختم نبوت ملتان کی تمام ٹیم بالخصوص حضرت سید محمد کفیل شاہ بخاری دامت برکاتہم، اور ان کے رفقاء عبداللطیف خالد چیمہ، پروفیسر خالد شبیر احمد،سید عطاءالمنان بخاری اور برادرم حضرت مولانا صبیح ہمدانی صاحب کو بھی اللہ رب العزت مزید دین کا کام کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔ حضرت امیر شریعت سید عطاءاللہ شاہ بخاری رحہ کے بیٹے حضرت مولانا سید عطاء المومن شاہ بخاری رحہ کو جنت الفردوس عطا فرمائے۔

والسلام

خاکپائے حضرت سندھی{امام انقلاب مولانا عبیداللہ سندھی رحہ}

ابو محمد چوہان سلیم اللہ سندھی

ڈائریکٹر مولانا عبیداللہ سندھی اکیڈمی راجو گوٹھ گوٹھ

تحصیل لکھی غلام شاہ ضلع شکارپور

خادم مدرسہ عربیہ دارالتعلیم حمادیہ گلشن حضرت سندھی رحہ راجو گوٹھ تحصیل لکھی غلام شاہ ضلع شکارپور

فاضل جامعہ اسلامیہ شمس الھدیٰ کولاب جیئل ضلع خیرپور

٨ شوال المکرم ہجری١٤٣٩

٢٤\٦\٢٠١٨ء